کبھی مُحبت ہو جائے گی

سعدیہ عابد

سعدیہ عابد

افسانہ

''یار! تیرے چہرے پر گلاسز بہت سوٹ کررہے ہیں اور تو پہلے سے زیادہ اسمارٹ ہوگیا ہے''۔ ارحم بغلگیر ہوتا تعریف کررہا تھا۔

''اور تو پہلے سے موٹا اور مسکے لگانے کی اسپیڈ میں بھی اضافہ ہوگیا ہے''۔ ارحم عثمان نے اسے مصنوعی خفگی سے گھورا تھا اور اس کا سامان اٹھا کر ایئرپورٹ سے وہ لوگ باہر نکل آئے تھے۔

منہام لغاری نے پورے 3 برس بعد سرزمین پاکستان پر قدم رکھا تھا اور دل میں دبی خواہش ایکدم ہی انگڑائی لے کر بیدار ہوگئی تھی اور اس نے خیالوں کو زبان دے دی۔

''ارحم! جیسے ہی میں نے یہاں قدم رکھا ایک بے چینی نے میرے وجود کا احاطہ کرلیا' میں گزرے 3 سالوں میں اس کے خیال کو ایک پل کے لیے بھی دروازہ دل پر دستک دینے سے نہ روک سکا' گزرے ماہ وسال میں اتنی میں نے سانسیں نہیں لیں جتنا اس سنگدل کو یاد کیا ہے اور میں اس لیے بہت بے قرار ہوں' میرا دل عجیب لے پر دھڑک رہا ہے' میرے دل کو سکون نہیں ہے ایسا لگتا ہے کہ کوئی میرے وجود سے روح نکال رہا ہے' میری سانسیں چھین رہا ہے''۔ منہام لغاری نے کرب سے آنکھیں موند لی تھیں۔

''مونی! تو شاید برداشت نہ کرپائے''۔

''تو کیا چھپا رہا ہے' فوراً بتا ارحم! ورنہ میں پاگل ہو جاؤں گا''۔ منہام لغاری نے ارحم کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا

کاندھے پر لہراتی چوٹی' وہ ایک پل کو ٹھٹک سا گیا پھر سر جھٹک کر اس نے انگوٹھی یشرہ کی مخروطی انگلی میں ڈال دی اور پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔

"کونگریچولیشن!" ثاقبہ نے کہا اور اس کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں جنہیں اس نے فوراً رگڑا تھا۔

"پلیز! کبھی یشرہ کو دکھ مت دیجئے گا' اسے ہمیشہ خوشیاں دیجئے گا"۔ وہ بہت آس و اُمید سے اس سے مخاطب تھی۔ منہام لغاری اُن خوبصورت آنکھوں میں نمی دیکھ کر ایک لفظ نہیں بول سکا تھا اور وہ اسٹیج سے اتر گئی تھی جبکہ وہ ساحر آنکھیں اس کی پشت پر جمی رہی تھیں۔

☆

"ہیلو! السلام علیکم! آپ پلیز ہولڈ کریں میں یشرہ کو بلاتی ہوں"۔ ثاقبہ اس کی آواز سنتے ہی بولی اور یشرہ کو آواز دینے لگی۔

"یشرہ نماز پڑھ رہی ہے' آپ کچھ دیر میں کال بیک کرلیں"۔ وہ سنجیدگی سے کہتی فون بند کرنے لگی تھی۔

"مام کی طبیعت خراب ہے وہ یشرہ سے ملنا چاہتی ہیں اسی لئے میں نے فون کیا تھا' یہ نہیں پتا تھا کہ آپ ڈسٹرب ہو جائیں گی' آئی ایم سوری"۔ منہام لغاری نے منگنی کے بعد پہلی دفعہ (دو ماہ بعد) کال کی تھی اور اس کی خواہش تھی کہ فون ثاقبہ اٹھائے مگر اس کی بے رُخی اور سنجیدگی اسے ایک آنکھ نہ بھائی تھی۔

"آئی ایم سوری! آپ نے ڈسٹرب نہیں کیا' آپ تو کسی بھی وقت کال کر سکتے ہیں اور میں نے سوچا آپ نے اتنے ماہ بعد فرسٹ ٹائم کال کی ہے تو یشرہ سے آپ کی فوراً بات کروا دوں اور ویسے بھی میں اپنے ٹیسٹ کی تیاری کر رہی تھی اسی ٹینشن میں آپ کو اگنور کر گئی' آپ کو بُرا لگا آئی ایم سوری! اور پلیز کبھی کبھی فون کرلیا کریں یشرہ کو یہ پیریڈ بہت اچھا لگتا ہے اور یہی وقت تو ہے جب آپ ایک دوسرے کو جان سکتے ہیں اور لیں یشرہ سے بات کریں' لگتا ہے اسے پتا چل گیا تھا"۔ ثاقبہ نے مسکراتے ہوئے ریسیور اسے تھمایا اور اپنی کتابیں سمیٹ کر روم میں آ کر زور و شور سے پڑھنے لگی۔

☆

"ایسے کیوں بیٹھی ہو' تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟"

"ثاقبہ! نیکسٹ سنڈے کو منہام کی برتھ ڈے ہے اور مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ میں انہیں کیا تحفہ دوں اور پتا نہیں مام کو یہ سب اچھا لگے گا بھی یا نہیں"۔ وہ اپنی انگلیاں مروڑ رہی تھی۔

"مام کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا' میں ان سے بات کر لوں گی' تم منہام لغاری کو فون کر کے ڈنر پر جانے کا پروگرام بنا لینا"۔ ثاقبہ نے اس کی ہر پریشانی کو چٹکی بجاتے دور کر ڈالا تھا۔

"ثاقبہ! میں اچھی تو لگ رہی ہوں ناں؟" یشرہ نے کوئی آٹھویں بار اس سے پوچھا تھا۔

"کیا لکھ کر دوں کہ یشرہ ہمدانی بہت حسین لگ رہی ہیں! اپنے فیانسی صاحب پر آج حسن کی بجلی گرانے پر مکمل تیار ہیں' مسٹرڈ کلر کے شیفون کے سوٹ میں گلابی رنگت کھل گئی ہے اور......!" وہ کھڑکی کے پاس کھڑی تھی جب وائٹ شیراڈ پر نظر پڑتے ہی خاموش ہوگئی۔

"ثاقبہ! اب تم میرے ہاتھوں سے پٹ جاؤ گی"۔ ثاقبہ اسے منہ کھولتے دیکھ رہی تھی اور ڈرائنگ روم میں داخل ہو گئی تھی اور اس کے پیچھے گھبرائی گھبرائی سی یشرہ تھی' یہ منگنی کے بعد ان کی پہلی ملاقات تھی۔

"چلیں' ہم لیٹ ہو رہے ہیں"۔ منہام لغاری رف حلیے والی ثاقبہ ہمدانی کو شائستگی سے چائے کے لئے انکار کرتا اس سے مخاطب ہوا تھا' اس کی ہتھیلیاں نم ہو گئی تھیں۔ اس نے کہانیوں میں ہزار بار پڑھا تھا اور آج وہ خود کو کہانی کا ایک کردار محسوس ہوئی تھی اور اس کا چہرہ گلنار ہو گیا تھا۔ وہ تینوں ایک ساتھ صوفے سے اُٹھے

تھے' منہام لغاری نے باہر کی جانب قدم بڑھائے اور ثاقبہ نے یشرہ کو وکٹری کا نشان دکھایا اور کچن میں جانے لگی مگر جانے کس چیز سے ٹکرا کر لڑکھڑاتے ہوئے منہام لغاری کی پشت سے ٹکرائی تھی اور خجل ہوتی سوری کہہ کر فوراً پیچھے ہٹی تو اس کا پاؤں مڑ گیا اور اس نے سہارے کے لئے منہام لغاری کا بازو دبوچا تھا اور ایک نگاہ اس کے چہرے پر کی تھی وہ اسی کو دیکھ رہا تھا' ثاقبہ ایک پل سے زیادہ ان سیاہ ساحر آنکھوں میں نہ دیکھ سکی اور پلکیں جھکا دیں۔ اسے احساس ہوا کہ اس نے اب تک منہام لغاری کے بازو کو تھاما ہوا ہے' شرمندہ ہوتے ہوئے وہ اپنا ہاتھ کھینچ گئی اور کہیں بھی دیکھے بغیر اپنے روم میں آ گئی' اسے رہ رہ کر خود پر غصہ آ رہا تھا' یشرہ کی واپسی 3 گھنٹے بعد ہوئی تھی اور وہ بہت خوش تھی اور اسے خوش دیکھ کر ثاقبہ نے اس کی تاحیات خوشیوں کی دُعا مانگی تھی۔

☆

"منہام! تو دن بدن کچھ عجیب نہیں ہوتا جا رہا' ہر وقت پریشان اور مضطرب اور بھابی کے بارے میں بات کرو تو فوراً آئیں بائیں کرنے لگتا ہے' کوئی بات تجھے پریشان کر رہی ہے تو کیوں شیئر نہیں کر لیتا"۔

"میں واقعی بتانا تو بہت کچھ چاہتا ہوں مگر میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ انہیں ایک لڑی میں پرو کر تمہیں کہہ سناؤں"۔ منہام لغاری پھیکی سی ہنسی ہنستا کھڑکی میں جا کھڑا ہوا۔

"اس ایک پل کے بارے میں کیسے بتاؤں ارحم! جو مجھ سے میرا سب کچھ چھین لے گیا' میں خود کے لئے اجنبی بن گیا اور ایک لڑکی زندگی سے بھی عزیز ہو گئی' وہ بھی اس پل جب میں کسی سے ایک رشتہ قائم کر رہا تھا اور وہ مجھے اپنا پابند کر گئی جس شبیہ سے نگاہ ہٹتی ہی نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں ارحم! یہ سب غلط ہے مگر اس دل کو کیسے سمجھاؤں کہ ہزاروں حسین چہرے دیکھنے کے بعد یہ جس کے لئے دھڑک اٹھا وہ میرے لئے شجر ممنوعہ ہے اور کیوں نہ ہوا اسی لمحے تو میں نے اس کی بہن کی انگلی میں اپنا ساتھ باندھا تھا' میری انگیج منٹ کسی سے ہوئی ہے اور محبت کسی اور سے کر بیٹھا ہوں اور تو ہی بتا میں کیا کروں' میں تو سوچ سوچ کر تھک گیا"۔ وہ مضطرب سا حیران کھڑے ارحم کی جانب مڑا اور اس کی حیرت منہام لغاری کے لبوں پر بے بس سی مسکراہٹ بکھیر گئی۔

☆

"مام یشرہ کے ساتھ مارکیٹ تک گئی ہیں' میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لئے نہیں گئی' آپ کھڑے کیوں ہیں بیٹھ جائیں' وہ کافی دیر سے گئی ہوئی ہیں بس آنے ہی والی ہوں گی' میں جب تک آپ کے لئے چائے لاتی ہوں"۔ منہام لغاری نے بمشکل اس کے بخار کی شدت سے سرخ پڑتے چہرے سے نگاہ ہٹائی اور پھر آنے کا کہہ کر جانے لگا۔

"پلیز! آپ بیٹھ جائیں' آپ کے اس طرح جانے سے مام خفا ہوں گی"۔ وہ اسے بیٹھنے کا کہہ کر کچن میں آ کر چائے بنانے لگی۔

"او مائی گاڈ!" منہام لغاری نے اس کا آنچل آگ کی لپیٹ میں دیکھ کر فوراً آگے بڑھ کر اس کے کاندھے پر جھولتا آنچل کھینچ کر دور پھینکا تھا۔ ثاقبہ اس سب سے انجان ٹرے اٹھا کر مڑنے والی تھی اس افتاد پر ٹرے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور گرم کھولتی ہوئی چائے اس کے دونوں پیروں پر ہی گری تھی اس کی درد کے مارے چیخ سی بلند ہو گئی۔

"آر یو اوکے؟" منہام لغاری ایک ہاتھ سے سلیب تھامے کھڑی ثاقبہ کے نزدیک آ کر پریشانی سے پوچھ رہا تھا۔

"تمہارے پیر تو بُری طرح جل گئے ہیں"۔

"مجھے کچھ نہیں ہوا' برنال لگاؤں گی تو ٹھیک ہو جائے گا"۔ وہ بہت مشکل سے کہتے ہوئے جانے لگی تو درد کے مارے ایک قدم نہ اُٹھا سکی اس کے بتائے کیبنٹ سے برنال نکالتے ہوئے

کر گرنے سے بچایا اور [illegible]

دھیرے ٹیوب لگانے لگا۔

”مام!“ تکلیف کے مارے وہ چلا اٹھی اور اپنا سوئی پر سمجھ گئی درد اس کی برداشت سے باہر ہوتا جا رہا تھا۔

”ریلیکس!“ وہ آہستگی سے اس کے زخم پر مرہم لگا رہا تھا کہ پانی کی چند بوندیں اس کے ہاتھ کی پشت پر گریں' اس نے ایک نگاہ اس پر کی' لہو رنگ چہرہ و آنکھیں دیکھ کر اس کا دل کٹ کر رہ گیا اس نے فوراً نگاہیں ہٹالیں۔

”کاش! میں تمہارے درد کی دوا بن سکتا ثاقبہ!“ ثاقبہ اپنا پاؤں سائیڈ میں کرتے ہوئے اپنے آنسو بھول کر حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی اور وہ پشیمان ہو گیا۔

”آئی ایم سوری!“ وہ نگاہ چرا کر بولا اور اس کے جواب دینے سے پہلے ہی یشعرہ اور مام ڈرائنگ روم میں داخل ہوئیں تھیں اور ایک بار پھر اس کی آنکھیں بہنے لگی تھیں۔

”ارے منہام بیٹا! آپ کب آئے اور تمہیں کیا ہوا؟“ جیسے ہی ان کی نگاہ روتی ہوئی ثاقبہ پر گئی وہ فوراً اس کے پاس آ گئی تھیں جبکہ آنکھوں میں حیرانگی تھی۔

”او مائی گاڈ! یہ سب کیسے ہوا ثاقبہ؟“ یشعرہ اس کے پیر دیکھ کر چلائی تھی۔

”ثاقبہ میرے لئے چائے بنانے کچن میں گئیں تھیں' مجھے ایمر جنسی کال آئی اور میں نے اپنے جانے کا بتانے کے لئے جیسے ہی کچن کے دروازے پر قدم رکھا' ثاقبہ کا آنچل شعلوں کی زد میں دیکھ کر اسے کھینچا اور ان کے ہاتھ میں چائے کی ٹرے تھی جو ان کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور ان کے پیروں کو جھلسا گئی“۔ منہام لغاری کے بتانے پر انہوں نے غور کیا' وہ بغیر دوپٹے کے ہی بیٹھی تھی اور اتنی لاپرواہ تو ان کی ایک بھی بیٹی نہ تھی' یشعرہ بھاگ کر روم سے شال لے آئی اور وہ لوگ اسے لے کر ہاسپٹل چلے گئے' منہام لغاری جان کر اس کے چہرے کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہا تھا۔

☆

”ثاقبہ میرے بارے میں کیا سوچتی ہو گی کہ میں اتنا گھٹیا انسان ہوں' مگر میں نے وہ سب جان کر نہیں کیا تھا' اس کے آنسو میرے من کو بھگو رہے تھے اور میں نے بے اختیار ہی صرف اس کے درد کو سمیٹ لینے کے لئے اپنے ہونٹ......!“

”شٹ! کتنی حیرانگی تھی اس کی آنکھوں میں' مجھے ہرگز ایسا...... مگر اب کیا کروں...... جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا“۔ وہ کافی دیر خود سے اُلجھتا رہا اور پھر اپنے پسندیدہ مشغلے سگریٹ کی جانب متوجہ ہو گیا' ثاقبہ اس دن کے بعد سے منہام کا سامنا کم سے کم کرنے کی کوشش کرتی تھی اور یہی بات اس کی ندامت کے لئے کافی تھی۔

☆

”یشعرہ پلیز! کھانا کھا لو تم نے صبح سے کچھ نہیں کھایا ہے“۔ ثاقبہ نے ٹرے اس کے سامنے رکھی تھی۔

”ثاقبہ! اس نے منگنی کیوں توڑ دی؟ کیا میں خوبصورت نہیں ہوں' پڑھی لکھی نہیں تھی میں' کیا نقص تھا مجھ میں کہ اس نے مجھے ٹھکرا دیا“۔ وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔

”کمی تم میں نہیں بدقسمت تو وہ ہے جو کبھی خوش نہیں......“

”پلیز! اسے بددعا مت دو' وہ مجھے نہیں اپنا سکا مگر میں کبھی اس کا برا نہیں چاہ سکتی' میں نے ان گزرے آٹھ مہینوں میں اُسے ایک ایک پل چاہا ہے' میں اسے دُکھی نہیں دیکھ سکتی“۔ یشعرہ لب بھینچ کر آنسو بہانے لگی تھی۔

”اچھا! اب رونا بند کرو اور شاباش کچھ کھا لو“۔ اس نے چند نوالے زہر مار کئے اور وہ اپنے آنسو چھپانے کے لئے فوراً ٹرے اٹھا کر یشعرہ کے روم سے باہر آ گئی' کچن میں جاتے ہوئے اس کی نگاہ صوفے پر خاموشی سے نیر بہاتی مام کی جانب اٹھی تو اس کے آنسو بھی تیزی سے بہنے لگے۔

”تمہیں جواب دینا ہو گا' کیوں تم نے ہماری

زندگیوں میں زہر گھول دیا ہے“۔ وہ اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے زہر خند سوچوں کی لپیٹ میں آ گئی تھی۔

☆

”میں اور کیا کرتا ارحم! میں یشعرہ کو خوش نہیں رکھ سکتا تھا' اپنے ہاتھوں خود کو تختہ دار پر لٹکانے کا عمل بہت کٹھن ہوتا ہے میں کیسے اپنے گلے میں پھانسی کا پھندا ڈالتا“۔

”تو یہ کیوں نہیں سوچا کہ ایک بیٹی کو ٹھکرا دینے کے بعد وہ تجھے اپنی دوسری بیٹی کیسے دے دیں گی“۔

”یہی وجہ مجھے لب سینے پر مجبور کر رہی تھی' محبت کے ارزاں ہونے کا ڈر اور رشتوں کی پامالی کا خوف مجھے اپنے ہر احساس پر پردہ ڈالے رکھنے کو کہہ رہا تھا اور میں نے ایسا ہی کیا' اسے کچھ بھی کہے بغیر رشتہ ہی ختم کر دیا کیونکہ اسے دیکھ کر میں کمزور نہیں پڑنا چاہتا' جب اسے دیکھتا ہوں دل کی خواہش اسے پا لینے کو اُکساتی ہے' منگنی توڑ کر میں نے اچھا نہیں کیا مگر یہ دلوں کے فیصلے بہت عجیب ہوتے ہیں' کبھی کوئی اجنبی زندگی بن جاتا ہے تو کبھی کسی اپنے کا ساتھ بھی خوشی نہیں دے پاتا اور میں جس دوراہے پر کھڑا ہوں ہر طرح سے میری ہار ہے' وہ جو اسے کبھی کبھی دیکھ لینے کی آزادی تھی وہ بھی چھن گئی مگر مجھے اس بات کا غم نہیں ہے کیونکہ میں رشتوں کو پامال نہیں کر سکتا' میں بہت بے بس ہو گیا ہوں ارحم! مجھے جس لفظ سے سخت چڑ تھی میری زندگی ایک اسی لفظ کی محتاج بن کر رہ گئی ہے' بہت مجبور ہو گیا' بہت مجبور!“ منہام لغاری بہت بے بس نظر آ رہا تھا۔

☆

”میں یہاں بیٹھنے نہیں آئی' آپ سے پوچھنے آئی ہوں کہ کیوں آپ نے منگنی ختم کی ہے' رشتے آپ کے نزدیک مذاق ہوں گے مگر آپ نے اس معصوم لڑکی کے بارے میں سوچا ہے جسے کچھ ماہ ایک بندھن میں باندھے رکھنے کے بعد آپ نے ایکدم اس سے خوش رہنے کا حق بھی چھین لیا ہے“۔ منہام لغاری کے پاس کہنے کو کچھ نہ تھا وہ خاموشی سے اُسے سن رہا تھا۔

”آپ کو انکار کرنا تھا تو منگنی سے پہلے کرتے' کسی نے آپ کو فورس تو نہیں کیا تھا اور آنٹی دو برسوں کی دوستی کو رشتہ داری میں بدل دینا چاہتی تھیں' اب ایک زندگی برباد کر کے کتنے مزے سے گھر بیٹھ گئی ہیں' کہاں گئی وہ دوستی......“

”مام کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے' آپ کو جو کہنا ہے مجھے کہیں“۔

”اپنی ماں کا بہت خیال ہے' اُس ماں کے بارے میں کیوں نہیں سوچتے جس کی کل کائنات ان کی بیٹیاں ہیں جنہوں نے ساری زندگی دُکھ سہے مگر اُف تک نہ کی مگر بیٹی کی حالت نے انہیں توڑ دیا ہے' چند دنوں میں مرجھا گئیں صرف آپ کی وجہ سے' کیوں کیا آپ نے ایسا......؟“

”میں بہت مجبور ہو گیا تھا“۔ اس کے لب ہلے تھے۔

”ہاہ...... مجبور اور آپ' مرد کبھی مجبور نہیں ہوتا' اسے تو عورت کو مجبور کر کے تماشا دیکھنے میں مزا آتا ہے“۔

”ثاقبہ! تم مجھے سمجھنے کی......“

”میں آپ کو سمجھنے نہیں آئی' اپنی معصوم بہن کا قصور پوچھنے آئی ہوں' ایسا کیا جرم ہو گیا ہم سے کہ...... پلیز! اسے اپنا لیں وہ آپ سے بہت محبت کرنے لگی ہے“۔ کب سے رُکے آنسو چھل چھل کرتے گالوں پر بہہ رہے تھے۔

”پلیز ثمی! مجھے فورس مت کرو اور یہاں سے چلی جاؤ“۔

”شٹ اپ منہام لغاری! مجھے اس طرح پکارنے والے آپ ہوتے کون ہیں' ایک رشتہ جو جڑا تھا وہ تک تو ختم کر ڈالا“۔ وہ درشتگی سے کہنے لگی تھی۔

”محبت کرتا ہوں تم سے ڈیم اٹ“۔ ایک جھٹکے سے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تھا' جو اسی کے چہرے پر نگاہ جمائے دھیرے دھیرے کہہ رہا تھا۔

"بس منہام لغاری! بس کرو اور کتنا گرو گے"۔

"تمہاری نگاہ سے گرنا ہی تو نہیں چاہتا تھا اس لئے لبوں پر قفل لگا لئے مگر دل دھڑکن پر کیسے قفل ڈال دوں؟ وہ صرف تمہارے لئے دھڑکتا ہے تمہارا تمنائی......"

ثاقبہ کا زناٹے دار تھپڑ اس کی بات ادھوری چھوڑ گیا۔

"مسٹر منہام لغاری! آپ کو میں نے کتنی عزت دی' آپ پر بھروسا کرتے ہوئے اپنی معصوم بہن کا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دیا اور آپ کی شخصیت کا نام نہاد بت تو اسی دن زمین بوس ہو گیا تھا جب آپ نے اپنی حدود سے تجاوز کیا تھا' مگر میں اپنی بہن سے جڑے رشتے کا لحاظ کر گئی' نہیں جانتی تھی کہ آپ اتنے گھٹیا انسان ہوں گے' شادی کسی اور سے اور نظر میں کسی اور کو رکھے ہوئے تھے"۔ وہ بہت غصے میں تھی۔

"غلط بیانی سے کام نہ لو میری نیت میں کوئی کھوٹ نہیں تھا ورنہ جو تم نے ابھی کہا میں یشرہ سے شادی کے بعد وہ سب کر سکتا تھا مگر میں نے وہ غلطے پن کی دیوار کو بلند نہیں کیا البتہ خود ٹوٹ گیا' میں تم سے محبت کرتا ہوں تمہیں مجبور نہیں کرتا نہ ہی تمہیں تم سے مانگتا ہوں' میں اگر آٹھ ماہ گیارہ دن اڑتالیس سیکنڈ ہمت ہونے کے باوجود کاسۂ دل نہ پھیلا سکا تو صرف اس لئے کہ میں تمہاری آنکھوں میں نفرت نہیں دیکھ سکتا' میں سب سہہ سکتا ہوں یہاں تک کہ تمہاری جدائی بھی مگر تمہاری نفرت نہیں سہہ پاؤں گا کیونکہ تم سے جدا ہونے کے بعد ایک اُمید تو ہو گی کہ تم مجھ سے نفرت نہیں کرتیں' ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا' میں تمہارا' تم لوگوں کی خوشیوں کا قاتل ہوں اور یشرہ بہت اچھی لڑکی ہے اُسے مجھ سے کہیں بہتر اور چاہنے والا جیون ساتھی ملے گا' اس کی خوشیوں کو دیکھ کر ایک دن تم خود سوچنے پر مجبور ہو جاؤ گی کہ میں واقعی اس کے لئے ایک رائٹ مین نہیں تھا"۔

☆

"جتنا روپ آپ پر چڑھا ہے بہت کم لڑکیوں پر چڑھتا ہے"۔ بیوٹیشن کے کہنے پر ثاقبہ ہمدانی نے اپنے سجے سنورے عکس کو آئینے میں دیکھا' وہ آتشی و فیروزی کنٹراسٹ لہنگے میں بہت اچھی لگ رہی تھی' وہ اپنے چہرے پر انگلیاں پھیرتے ہوئے خود کو محسوس کر رہی تھی کہ آئینے میں ابھرنے والی شبیہ دیکھ کر حیران رہ گئی۔ 3 سال بعد منہام لغاری اس کے سامنے تھا' اس نے گھوم کر روم میں نگاہ دوڑائی تھوڑی دیر پہلے تک بیوٹیشن اور اس کی ہیلپر موجود تھی مگر اب وہ دونوں تنہا تھے۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے' ہٹیں میرے راستے سے"۔ وہ دروازے میں کھڑے منہام لغاری سے مخاطب ہوئی تھی۔

"ہاتھ چھوڑیں میرا"۔ ثاقبہ نے جیسے ہی ہاتھ بڑھا کر اسے راستے سے ہٹانا چاہا تھا کمرے میں چوڑیوں کی کھنک سی گونج اٹھی تھی اور منہام لغاری نے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔

"میں یہ ہاتھ ہمیشہ کے لئے تھامنا چاہتا ہوں"۔ لہجے میں محسوس کن اپنائیت اور حد درجہ ٹھہراؤ تھا۔

"میرا ہاتھ چھوڑیں' مجھے جانا ہے"۔ وہ ناگواری سے بولی تھی۔

"ممی! جانے کی نہیں' میری زندگی میں آنے کی بات کرو"۔ اس نے بہت سنجیدگی سے اس کی بات کاٹ کر اپنی جاری رکھی تھی۔

"وہاں ہال میں میرا انتظار ہو رہا ہو گا' آج میری شادی ہے"۔

"شادی تو تمہاری صرف مجھ سے ہو گی' میں نے پونے چار سال تمہارا انتظار کیا ہے"۔ منہام لغاری اسے زچ کر رہا تھا۔

"واہ...... باتیں بہت بڑی بڑی کر لیتے ہیں آپ' اس دن کہا تھا کہ مجھے پانا نہیں چاہتے اور آج میرا راستہ روکے کھڑے ہیں"۔

"اچھا لگا' یہ جان کر کہ تم نے میری کہی بات کو بھلایا نہیں اور میں نے تم سے نہ اس دن کچھ جھوٹ کہا تھا اور نہ ہی آج ارادہ ہے' میں نے تم سے دور رہ کر جینے کی

بہت کوشش کی' زندگی کے 3 سال مجھ سے بچھڑ گئے مگر جی نہیں سکا میں ایک بھی دن نہیں' اور صرف سانسوں کے چلتے رہنے کا نام ہی تو زندگی نہیں ہوتا' زندگی تو خوشیوں اور محبتوں سے عبارت ہوتی ہے اور میں نے تو کتاب زیست کے وہ اوراق ہی پھاڑ ڈالے تھے جہاں سے بھی روشنی کا گزر ممکن تھا' میں نے پہلے تم سے نہیں کہا مگر آج کہتا ہوں' مجھ سے شادی کرو گی؟"

"ہاں...... میں تم سے شادی کروں گی' میں تو کب سے مر رہی تھی تمہارے منہ سے یہ سب سننے کے لئے' اونہہ...... شادی اور تم سے منہام لغاری بھول گئے 3 سال پہلے کی وہ شام جب میں نے تم سے اپنی بہن کی محبت مانگی تھی اور تم نے مجھے نہیں دی تھی اور جیسے تم نے میری بہن کے ارمانوں کو اپنے قدموں تلے روند ڈالا تھا آج میں تمہارے خوابوں' تمہاری محبت کو لات مارتی ہوں' مجھے تم سے شادی سے انکار ہے' میں کسی اور سے شادی کرنے جا رہی ہوں' روک سکتے ہو تو روک لو"۔ وہ بہت چیلنجنگ انداز میں کہہ رہی تھی۔

"ثاقبہ ہمدانی! کر تو میں بہت کچھ سکتا ہوں"۔ منہام لغاری نے کہتے ساتھ اس کی کلائی مضبوطی سے تھامی اور لاک کھول کر تقریباً گھسیٹتا ہوا اسے گاڑی تک لایا اسے فرنٹ سیٹ پر دھکیل کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور کچھ ہی لمحوں میں گاڑی ہوا سے باتیں کرنے لگی تو وہ خوفزدہ ہو گئی۔

"تم اچھا نہیں کر رہے منہام لغاری! مجھے رسوائی کی جانب دھکیل کر کیا تم مجھ کو پا لو گے' کبھی نہیں......" اس کے بہتے آنسو اس کے سنورے روپ کا ستیاناس کر رہے تھے مگر اسے فکر نہیں تھی۔

"تم مجھے کبھی سمجھ ہی نہیں سکتیں' تم سمجھیں کہ میں تمہیں کڈنیپ کر کے لے جا رہا ہوں' مجھے یہی کرنا ہوتا تو بہت پہلے کرتا اور میں تمہیں رسوائی کی جانب کھینچوں گا' تمہاری بدنامی سے قبل ہی میں تمہیں جان سے مار کر خود بھی زندہ نہیں رہوں گا' میں تمہیں کسی غلط ارادے سے نہیں بلکہ کچھ دکھانے کے لئے لے جا رہا تھا مگر تم نے ایک پل میں مجھے میری ہی نگاہوں سے گرا دیا"۔ وہ بہت ٹوٹے لہجے میں کہتا ہوا گاڑی ریورس کر رہا تھا کہ اس کے موبائل پر مخصوص ٹون بج اٹھی۔

"واٹ...... ارحم تو بس کچھ دیر اور بات سنبھال لے میں آدھے گھنٹے سے بھی کم عرصے میں پہنچ رہا ہوں"۔

"بہت مشکل ہے منہام! برات آ گئی ہے اور ثاقبہ کی غیر موجودگی پر لوگ طرح طرح کی باتیں کر رہے ہیں' میں اسی لئے تجھے روک رہا تھا"۔ ارحم بھی کچھ غصے میں تھا۔

"دیکھ تجھے میں نے جو کہا ہے وہی کر' تو بھابی کو لے کر ہاسپٹل پہنچ جا' باقی سب میں خود سنبھال لوں گا"۔ منہام لغاری نے موبائل آف کر کے ڈیش بورڈ پر ڈالا اور ادھر اُدھر پوری گاڑی میں نگاہ دوڑائی اور خیال آتے ہی اس نے پینٹ میں لگی بیلٹ نکالی اور حیران و پریشان ثاقبہ پر نگاہ ڈالی۔

"آئی ایم سوری ممی!" ثاقبہ نے ماتھے سے نکلتے خون کو انگلی پر جذب کیا وہ اب تک بے یقین تھی اور (منہام نے) اس کے مہندی اور چوڑیوں سے مزین ہاتھ شیشے پر دے مارا تھا' چھناکے کی آواز کے ساتھ شیشہ ٹوٹا اور اس کا پورا ہاتھ لہولہان ہو گیا' منہام لغاری نے اس کی بند ہوتی آنکھوں سے نگاہ چُرا کر بہت تیزی سے گاڑی وہاں سے نکالی تھی اور وہ اس کے کاندھے سے آ لگی تھی۔

☆

"یہ بندہ ناچیز تمہیں اپنی زندگی میں کھلے دل سے خوش آمدید کہتا ہے"۔ منہام لغاری کی زندگی میں خوشیوں نے دستک دے ڈالی تھی' کل تک جس محبت کو پانا ایک خواب معلوم ہوتا تھا آج وہ تمام شرعی حقوق کے ساتھ اس کی خواب گاہ میں موجود تھی اپنی روشنیاں بکھیرنے کے لئے' سرخ رنگ کے عروسی لہنگے میں وہ

اس کی تشکر سے لبریز آنکھوں کا محور تھی۔

اس ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ثاقبہ کی شادی ٹل گئی تھی اور جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نے تمام تر حقیقت مسز بشریٰ خالد کو بتادی' بشریٰ نے اس سے سچی محبت کی تھی مگر آج وہ اسے بھلا چکی تھی' خالد اسے بہت چاہتا تھا اور اس کا ایک سال کا بیٹا تھا' وہ اپنی زندگی سے مطمئن اور خوش تھی جہاں گزرے ماضی کی پرچھائی تک نہ تھی' جب اسے سچائی پتا چلی تو اس نے اپنی بہن کو خوشیاں لوٹانے کا خود سے عہد کیا اور یوں ان دونوں کی شادی ہو گئی۔ منہام لغاری بہت مسرور تھا اور وہ اب تک اس نئی تبدیلی کو لے کر حیران تھی اور وہ اس کے کانوں میں پیار بھری سرگوشیاں کر رہا تھا۔

"یار! ایسے مت دیکھو' میرا ہارٹ فیل ہو جائے گا"۔ ثاقبہ نے تڑپ کر اپنا حنائی ہاتھ اس کے منہ پر رکھا تھا جسے بہت پیار سے تھام کر منہام لغاری اسے لئے ایک کمرے میں آرکا۔

"میں اس دن تمہیں اپنی یہی محبت دکھانا چاہتا تھا اور تم نے کچھ اور ہی سمجھ لیا تھا"۔ ثاقبہ کبھی اسے تو کبھی پورے کمرے میں لگی اپنی انلارج پینٹنگز دیکھ رہی تھی۔

"یہ میری تم سے پہلی ملاقات تھی' وہ لمحہ جسے میں کبھی نہیں بھلا سکتا' اس لمحے تم مجھے مجھ ہی سے بیگانہ کر گئی تھیں"۔ ثاقبہ کے سامنے اپنا بہت خوبصورت پورٹریٹ تھا' پنک رنگ کے کرتا پاجامے میں سینے پر لہراتی چوٹی' چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ اور آنکھوں میں نمی' وہ پینٹنگ بلاشبہ بہت حسین تھی اور ایسی ہی بہت سی پینٹنگز تھیں' اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں' منہام لغاری نے اس کے آنسو صاف کرکے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا اور کمرے کی دائیں جانب رکھی پینٹنگز پر سے پردہ ہٹا دیا اور اس کی نگاہ جیسے ہی اس پینٹنگز پر گئی تو اسے اپنے خون کی گردش رکتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

"شمی! یہ وہ پل ہے جو مجھے بہت عزیز ہے اپنی تمام تر ندامت و شرمندگی کے باوجود' کیونکہ میں نے ایسا لاشعوری طور پر بے اختیاری میں کیا تھا"۔ منہام لغاری کی نگاہ اس پینٹنگ پر تھی جس میں روتی ہوئی ثاقبہ بنا آنچل لئے صوفے پر بیٹھی تھی اور صوفے کے نزدیک ہی منہام لغاری دو زانو بیٹھا تھا اور وہ تھوڑا سا جھکا ہوا تھا۔ ثاقبہ کو بھی وہ دن تمام جزئیات کے ساتھ یاد آنے لگا' جس کے بعد اس نے منہام لغاری کے سامنے آنا چھوڑ دیا تھا مگر اپنے بے قابو ہوتے دل کو سنبھال ہی نہیں پا رہی تھی' وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"شمی! میں تمہیں اپنا احساس محبت سونپنا چاہتا تھا اور تم رو رہی ہو"۔ ثاقبہ کی انگلیاں اس تصویر پر بہت پیار دبے قراری سے چل رہی تھیں' وہ روتے روتے اس کے سینے سے آ لگی۔

"تھینکس شمی!" منہام لغاری اس کا چہرہ اوپر کرتا ہوا بولا اور اس کے آنسو اپنی پوروں پر سمیٹ لئے۔

"ہلو نہیں یار! کچھ سے کچھ بن جائے گا"۔

"مجھے ایسے بیٹھے دو گھنٹے ہونے کو آرہے ہیں' میں تھک گئی ہوں اور پہلے بھی تو آپ نے میری پینٹنگز بنائی تھیں' جب تو میں آپ کے سامنے نہیں تھی"۔ ثاقبہ نے کہتے ہوئے بہت مشکل سے جماہی روکی تھی۔

"محبت کو پینٹ کرنے اور بیوی کو رنگوں سے بنانے میں بہت فرق ہے"۔ وہ شرارت سے مسکرایا تھا۔

"آپ اپنے فرق اپنے پاس رکھیں' پہلے اسٹیج پر بیٹھے اور اب یہاں بت بنی بیٹھی ہوں' میری کمر تختہ ہو گئی ہے' مجھے نہیں بنوانی کوئی پینٹنگ' میں سونے جا رہی ہوں"۔ ثاقبہ لہنگا سنبھالتی اٹھی اور باہر نکل گئی۔

"میری پینٹنگ مکمل ہو گئی ہے' میں بس آرہا ہوں"۔ اس نے آواز لگاتے ہوئے جلدی جلدی بکھرے ہوئے رنگ سمیٹے اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆